رسول الله
محمد
عقیدۂ ختمِ نبوت
ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے مضامین کا مجموعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)" زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی دینی، دُنیاوی، شرعی، اَخلاقی، نفسیاتی، معاشرتی، معاشی، اِنفرادی اور اجتماعی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مہینے اوسطاً 25 سے زائد موضوعات پر کم و بیش 40 مضامین شائع کرتا ہے۔ چنانچہ تفسیر، شرح حدیث، فقہی مسائل کا حل، بچوں کی کہانیاں، سماجی موضوعات پر اصلاحی مضامین، تاجروں کیلئے شرعی رہنمائی، خواتین کیلئے شرعی راہنمائی و دیگر خصوصی موضوعات، بُزرگانِ دین کی سیرت، دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں وغیرہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ہر شمارے کی زینت ہوتی ہیں۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنے آغاز ربیع الآخر 1438ھ سے تادمِ تحریر (محرم الحرام 1443ھ تک) کم و بیش 3800 صفحات پر 2200 سے زائد مضامین شائع کرچکا ہے۔

جن میں سے اسلام کی اساس "عقیدۂ ختم نبوت" پر منتخب مضامین 7 ستمبر یومِ ختمِ نبوت کی مناسبت سے آپ کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

ہر ماہ گھر پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیجئے

ابو النور راشد علی عطاری مدنی

نائب مدیر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

3 ستمبر 2021ء

Call/ Sms/ Whatsapp

+92313-1139278

عمارتِ نبوّت کی آخری اینٹ

مفتی محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ﴾

ترجمہ: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔ (پ22، الاحزاب:40)

تفسیر یہ آیتِ مبارکہ حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی (Last Prophet) ہونے پر نَصِّ قطعی ہے اور اس کا معنیٰ پوری طرح واضح ہے جس میں کسی تاویل اور تخصیص کی ذرّہ بھر بھی گُنجائش نہیں۔ ختمِ نبوت سے متعلّق تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام انبیاء و مرسلین علیہمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے آخر میں مَبعوث فرمایا اور آپ صلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر نبوت ورِسالت کا سلسلہ ختم فرمادیا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ یا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بعد قیامت قائم ہونے تک کسی کو نبُوّت ملنا مُحال ہے۔ یہ عقیدہ ضروریاتِ دین سے ہے، اس کا منکر اور اس میں ادنیٰ سا بھی شک وشبہ کرنے والا کافر، مرتد اور ملعون ہے۔

مذکورہ بالا آیت کے علاوہ بیسیوں آیات ایسی ہیں جو مختلف پہلوؤں کے اعتبار سے حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے آخری نبی ہونے کی تائید وتَثْوِیب کرتی ہیں جیسے

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی رِسالت کے پہلو سے دیکھا جائے تو

1. آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو سب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

(پ9، الاعراف:158)

2. تمام لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنایا گیا۔(پ22، سبا:28)

3. آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سارے جہانوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے۔

(پ18، الفرقان:01)

4. تمام لوگوں کو کفر کی ظلمت سے ایمان کے نور کی طرف نکالنے والے۔(پ13، ابراہیم:01)

5. اور ہر جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔(پ17، الانبیاء:107)

6. اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہمُ الصَّلوٰۃُ والسَّلام سے یہ عہد لیا کہ جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی تشریف آوری ہو تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔(پ3، اٰل عمرٰن:81) ان کے بعد کسی نبی پر ایمان و مدد کا کہیں ذکر نہیں فرمایا۔

7. آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پہلے رسولوں کی تشریف آوری کے بارے میں بتایا گیا۔(پ4، اٰل عمرٰن:144، پ17، الانبیاء:41، پ7، الانعام:34) لیکن آپ کے بعد کسی بھی رسول کے آنے کی خبر نہیں دی گئی۔

8 حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوۃ والسّلام نے تورات کی تصدیق کی اور رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد کی بشارت دی۔(پ28،الصف:06) جبکہ حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے بعد کسی نبی کے آنے کی بشارت نہیں دی۔

آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لائے ہوئے دین کے پہلو سے دیکھا جائے تو

9 اللہ تعالٰی نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دین کامل کر دیا۔(پ6، المآئدہ:03) کہ یہ پچھلے دینوں کی طرح مَنْسُوخ نہ ہوگا بلکہ قیامت تک باقی رہے گا۔

10 آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔(پ28،الصف:09)

آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہونے والی کتاب قراٰنِ مجید کے پہلو سے دیکھا جائے تو

11 اللہ تعالٰی نے کُتُبِ اِلٰہِیّہ پر ایمان سے متعلق قراٰن اور سابقہ کتابوں کا ذکر فرمایا۔ (پ1،البقرۃ:04،پ5،النسآء:136، 162) لیکن قراٰن کے بعد کسی اور آسمانی کتاب کا ذِکر نہیں کیا۔

12 قراٰن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔(پ26، الاحقاف:29) لیکن اس نے اپنے بعد کسی کتاب کی تصدیق نہیں کی۔

13 قراٰن تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔(پ30،التکویر:26)

14 قراٰن پوری انسانیت کے لئے ذریعۂ ہدایت ہے۔(پ1،البقرۃ:185)

آخر میں ایک حدیثِ پاک بھی ملاحظہ ہو، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اور تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمدہ اور خوبصورت عمارت بنائی اور لوگ اس کے آس پاس چکّر لگا کر کہنے لگے: ہم نے اس سے بہترین عمارت نہیں دیکھی مگر یہ ایک اینٹ (کی جگہ خالی ہے جو کھٹک رہی ہے) تو میں (اس عمارت کی) وہ (آخری) اینٹ ہوں۔(مسلم، ص965، حدیث:5959) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ "(محرم الحرام 1439)، صفحہ 5، مضمون: تفسیر قراٰنِ کریم

ابو الحسن راشد عطّاری مدنی*

عقیدہ ختمِ نُبُوَّت دینِ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ یہ ایک حساس ترین عقیدہ ہے۔ ختم نبوت کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ ختمِ نبوت کا انکار صحابۂ کرام کے اجماع کا انکار ہے۔ ختمِ نبوت کا انکار ساری امتِ محمدیہ کے علما و فقہا و اَسلاف کے اجماع کا انکار ہے۔ ختمِ نبوت کو نہ ماننا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک زمانہ سے لے کر آج تک کے ہر ہر مسلمان کے عقیدے کو جھوٹا کہنے کے مترادف ہے۔ اللہ ربُّ العزّت کا فرمانِ عظیم ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠(۴۰)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پ22، الاحزاب: 40)

ختمِ نُبوَّت کے منکر اس آیتِ مبارکہ کے الفاظ "خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کے معنی میں طرح طرح کی بے بنیاد، جھوٹی اور دھوکا پر مبنی تاوِیلاتِ فاسدہ کرتے ہیں جو کہ قرآن، احادیث، فرامین واجماعِ صحابہ اور مفسرین، محدثین، محققین، متکلمین اور ساری اُمّتِ محمّدیّہ کے خلاف ہیں۔ تفاسیر اور اقوال مفسرین کی روشنی میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا معنیٰ آخری نبی ہی ہے، چنانچہ مُفسّرِ قرآن

ابو جعفر محمد بن جریر طبری (وفات:310ھ)،

ابو الحسن علی بن محمد بغدادی ماوردی (وفات:450ھ)،

ابو الحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری شافعی (وفات:468ھ)،

ابو المظفر منصور بن محمد المروزی سمعانی شافعی (وفات:489ھ)،

محیُّ السُّنّۃ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی (وفات:510ھ)،

ابو محمد عبدُ الحق بن غالب اندلسی محاربی (وفات:542ھ)،

سلطانُ العلماء ابو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام سلمی دمشقی (وفات:660ھ)،

ناصرُ الدّین ابو سعید عبدُ اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی (وفات:685ھ)،

ابو البرکات عبدُ اللہ بن احمد نسفی (وفات:710ھ)،

ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد الکلبی غرناطی (وفات:741ھ)،

ابو عبدُ اللہ محمد بن محمد بن عرفہ ورغمی مالکی (وفات:803ھ)،

جلال الدّین محمد بن احمد محلی (وفات:864ھ)

اور ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیٰ (وفات:982ھ) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین سمیت

دیگر کثیر مفسرینِ کرام نے اس آیت کی تفسیر میں ہمارے پیارے آقا محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے کی تصریح وتاکید فرمائی ہے۔ ذیل میں چند تفاسیر کے اِقتباسات ملاحظہ کیجئے:

۞ امامِ اہلِ سنّت، ابو منصور ماتریدی (وفات: 333ھ) اپنی تفسیر "تاویلات اہل السنۃ" میں لکھتے ہیں: جو کوئی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نبی کے آنے کا دعویٰ کرے تو اس سے کوئی حجت و دلیل طلب نہیں کی جائے گی بلکہ اسے جھٹلایا جائے گا کیونکہ رسول اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرما چکے ہیں: لَا نَبِيَّ بَعْدِي یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(تاویلات اہل السنۃ، 8/396، تحت الآیۃ: 40)

۞ صاحبِ زادُ المسیر ابو الفرج عبدُ الرَّحمٰن بن علی جوزی (وفات: 597ھ) لکھتے ہیں:

"خَاتَمُ النَّبِيّٖن" کے معنی آخِرُ النّبیین ہیں، حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اللہ کریم محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے سلسلۂ نُبُوَّت ختم نہ فرماتا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیٹا حیات رہتا جو ان کے بعد نبی ہوتا۔

(زاد المسیر، 6/393، تحت الآیۃ: 40)

۞ الجامع لاحکامِ القراٰن میں امام **ابوعبدُ اللہ محمد بن احمد قُرطبی** (وفات: 671ھ) لکھتے ہیں:

"خَاتَمُ النَّبِیّٖن" کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے اُمّت کے نزدیک مکمل طور پر عُموم (یعنی ظاہری معنیٰ) پر ہیں جو بطورِ نَصِ قطعی تقاضا کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے ختم نبوت کے خلاف دوسرے معنیٰ نکالنے اور تاویلیں کرنے والوں کا رَد کرتے ہوئے امام قُرطبی لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ اِلْحاد یعنی بے دینی ہے اور ختمِ نُبُوَّت کے بارے میں مسلمانوں کے عقیدہ کو تشویش میں ڈالنے کی خبیث حرکت ہے، پس ان سے بچو اور بچو اور اللہ ہی اپنی رحمت سے ہدایت دینے والا ہے۔

(تفسیر قرطبی، جز14، 7/144، تحت الآیۃ:40)

۞ تفسیر لُبابُ التاویل میں حضرت **علاءُ الدّین علی بن محمد خازِن** (وفات: 741ھ) لکھتے ہیں: خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنی ہیں کہ اللہ کریم نے ان پر سلسلۂ نُبُوَّت ختم کر دیا پس ان کے بعد کوئی نبوت نہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی اور نبی ہے۔ حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیونکہ اللہ کریم جانتا تھا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں اسی لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کوئی ایسی مذکر اولاد عطا نہ فرمائی جو جوانی کی عمر کو پہنچی ہو اور رہا حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا تشریف لانا تو وہ تو ان انبیا میں سے ہیں جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے دنیا میں تشریف لا چکے اور جب آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے تو شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے اور انہی کے قِبلہ کی جانب منہ کرکے نماز پڑھیں گے

گویا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت سے بھی ہوں گے۔(تفسیر خازن، 3/503، تحت الآیۃ:40)

۞ مشہور تفسیر اللباب فی علوم الکتاب میں ابو حفص سراج الدین عمر بن علی حنبلی دمشقی (وفات: 775ھ) حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن عباس کا قول "اللہ کریم کا فیصلہ تھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہ ہو اسی لئے ان کی کوئی مذکر اولاد سن رجولیت (یعنی جوان آدمی کی عمر) کو نہ پہنچی" نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جن کے بعد کوئی نبی نہیں، وہ اپنی اُمّت پر بہت زیادہ شفیق اور ان کی ہدایت کے بہت زیادہ خواہاں ہوں گے گویا کہ وہ اُمّت کے لئے اس والد کی طرح ہوں گے جس کی اور کوئی اولاد نہ ہو۔

(اللباب فی علوم الکتاب، 15/558، تحت الآیۃ:40)

اس تفسیر کے مطابق دیکھا جائے تو اللہ ربُّ العزّت کے بعد اس اُمّت پر سب سے زیادہ شفیق و مہربان جنابِ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہیں، جس پر آیتِ قراٰنی ﴿عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ(۱۲۸)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔(پ 11، التوبۃ:128) سمیت کثیر آیات واضح دلیل ہیں۔

۞ تفسیر نظم الدرر میں حضرت ابراہیم بن عمر بقاعی (وفات: 885ھ) لکھتے ہیں: کیونکہ رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت اور نبوت سارے جہان کے لئے عام ہے اور یہ اعجازِ قراٰنی بھی ہے (کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہونے والی یہ کتاب بھی سارے جہاں کے لئے ہدایت ہے)، پس اب کسی نبی و رسول کے بھیجنے کی حاجت نہیں، لہٰذا اب رسولِ کریم صلَّی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی بھی پیدا نہ ہو گا، اسی بات کا تقاضا ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی شہزادہ سنِ بلوغت کو نہ پہنچا اور اگر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نبی کا آنا علمِ الٰہی میں طے ہوتا تو محمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِکرام و عزت کے لئے ضرور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک نسل ہی سے ہوتا کیونکہ آپ سب نبیوں سے اعلیٰ رتبے اور شرف والے ہیں لیکن اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اکرام اور اعزاز کے لئے یہ فیصلہ فرمادیا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی ہی نہیں آئے گا۔

(نظم الدرر، 6/112، تحت الآیۃ:40)

۞ تفسیر الفواتح الالٰہیہ میں **شیخ علوان نعمتُ اللہ بن محمود** (وفات:920ھ) فرماتے ہیں:

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کی جانب سے اللہ کے بندوں کی ہدایت کے لئے تشریف لائے، اللہ کریم نے تمہیں راہِ رُشد و ہدایت دکھانے کے لئے تمہاری طرف اُمَمِ سابقہ کی طرح رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھیجا، لیکن ان کی شان یہ ہے کہ یہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن اور ختم المرسلین ہیں کیونکہ ان کے تشریف لانے کے بعد دائرہ نبوت مکمل ہو گیا اور پیغامِ رسالت تمام ہو گیا جیسا کہ خود رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میں مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں فرمایا ہے: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا۔ (الفواتح الالٰہیہ، 2/158، تحت الآیۃ:40)

۞صاحبِ تفسیرِ فتح الرحمن **مجیر الدین بن محمد علیمی مقدسی حنبلی** (وفات:927ھ) فرماتے ہیں: خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنٰی ہیں نبیوں میں سے آخری یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہوگیا اور کسی کو بھی نبوت نہیں دی جائے گی اور رہا عیسیٰ علیہ السَّلام کا تشریف لانا تو وہ تو ان انبیا میں سے ہیں جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے دنیا میں تشریف لا چکے۔(فتح الرحمٰن،5/370،تحت الآیۃ:40)

اللہ کریم ہمیں عقیدہ ختمِ نُبوّت کی حفاظت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شانِ ختمِ نبوت

ابوالنّور راشد علی عطّاری مَدَنی*

قراٰنِ کریم اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک فرامین میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے کثیر دلائل موجود ہیں۔ انہی میں سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایسے باکمال الفاظ بھی ہیں جن میں آپ نے لفظ ”اَنَا“ کے ساتھ اپنا خاتم النبیین ہونا بیان فرمایا، ذیل میں 6 احادیث مبارکہ اور ان پر کچھ وضاحتی بیان ملاحظہ کیجئے

1 اَنَا الْمُقَفِّی قَفَّیْتُ النَّبِیّیْنَ وَاَنَا قَیِّمٌ ترجمہ: میں ہی سب سے پیچھے آنے والا ہوں (یعنی دنیا میں سب انبیاء کے بعد آنے والا ہوں اور میں آخری نبی ہوں)، میں سب نبیوں کے بعد آیا ہوں (یعنی مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا) اور میں قیم ہوں۔ (1)

2 اَنَا الْمُقَفِّی وَالْحَاشِرُ بُعِثْتُ بِالْجِهَادِ وَلَمْ اُبْعَثْ بِالزِّرَاعِ ترجمہ: میں ہی پیچھے آنے والا ہوں اور میں حاشر ہوں مجھے جہاد کے لئے بھیجا گیا کھیتیوں کے لئے نہیں۔ (2)

3 اَنَا الْعَاقِبُ ترجمہ: میں ہی عاقب ہوں (اور عاقب وہ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں)۔ (3)

4 اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ترجمہ: میں خاتمُ النّبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (4)

5 اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں آخری نبی ہوں فخر یہ نہیں کہہ رہا۔ (5)

6 اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ (6)

حبیبِ کریم، خاتمُ النّبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان تمام فرامین میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری نبی ہونا اور ہمارا عقیدۂ ختمِ نبوت بیان ہوا ہے۔ یہ بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت ہی انوکھی اور یکتا شان ہے جو اور کسی بھی نبی و رسول کو عطا نہ ہوئی، حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی، ان میں سے ایک آپ کا خاتمُ النبیین ہونا ہے۔ (7)

ان فرامین میں سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 6 اسمائے گرامی بیان ہوئے:

"اَلْمُقَفِّی"، "قَیِّمٌ"، "اَلْحَاشِرُ"، "اَلْعَاقِبُ"، "خَاتَمُ النَّبِیِّین" اور "آخِرُ الْاَنْبِیَاء" صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسمِ مبارک "اَلْمُقَفِّی" اسمِ فاعل کا صیغہ ہے، علّامہ صالحی شامی نے اس کے اعراب یہی ذکر فرمائے اور اس کا معنیٰ ہے "وہ جس کے بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہو۔"(8)

لغت میں اس کے معنیٰ پیچھے آنے، پیروی کرنے، تابع ہونے کے بھی ہیں، یہ معنیٰ حدیثِ پاک کے لفظ "قَفَّیْتُ النَّبِیِّین" سے بھی واضح ہو رہا ہے یعنی میں تمام انبیا کے پیچھے آیا ہوں۔ اس معنیٰ کی مزید وضاحت "الاستیعاب" کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "اَنَا الْمُقَفِّی بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ کُلِّھِم یعنی میں تمام نبیوں کے بعد آنے والا ہوں۔"(9)

اسمِ گرامی "قَیِّمٌ" بہت بڑے مفہوم کا حامل ہے، کتبِ سیرت میں اسے مختصر الفاظ میں یوں تعبیر کیا گیا ہے: "وَالْقَیِّمُ الْجَامِعُ الْکَامِلُ یعنی قیم جامع اور کامل ہوتا ہے۔" نیز لغت میں اس کے معنیٰ سربراہ، نگران کار اور متولی و منتظم کے بھی ہیں۔

کوئی بھی چیز یا فرد ''قیّم'' یا قیمتی تبھی ہوتا ہے جب وہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہو اور اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس قدر عظیم و جلیل خوبیوں کے حامل تھے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے جس ادا کو اپنایا وہی عمل زمانے بھر کے لئے خوبی بن گیا، کائنات کے لئے یہ اصول بن گیا کہ کوئی بھی ایسا عمل جو مدنی محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اداؤں کے مطابق ہو وہی خوبی ہے، جو عمل ان کی اداؤں، فرامین یا پسند کے خلاف ہو خواہ لوگ اسے کتنا ہی اچھا سمجھیں وہ عمل اچھا نہیں ہو سکتا۔

اسمِ گرامی ''اَلْحَاشِرُ'' کے معنی ہیں جمع کرنے والا، اس کے معنی خود رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ارشاد فرمائے ہیں، ارشادِ مبارک ہے: اَنَا الحَاشِرُ الَّذِی یُحشَرُ النَّاسُ عَلَی قَدَمِی ترجمہ: میں ہی حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگ میرے ہی قدموں پہ جمع کئے جائیں گے۔(10)

اس اسمِ گرامی کی مزید وضاحت اگلی اقساط میں بیان کی جائے گی۔

اسمِ گرامی ''اَلْعَاقِبُ'' کے معنیٰ ہیں پیچھے آنے والا، اس کا مصدر ہے عقب، پیچھے آنے والے سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت میں مسلم شریف میں ہے: ''اَلْعَاقِبُ الَّذِی لَیْسَ بَعْدَہُ نَبِیٌّ یعنی عاقب وہ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں''۔(11)

''خَاتَمُ النَّبِیّٖن'' رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بہت ہی عظیم اور خاص وَصف ولقب و منصب ہے۔ اس کے معنیٰ و مفہوم بالکل واضح وظاہر ہیں کہ سب نبیوں سے آخری، نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے، سب سے آخری نبی، سلسلۂ نبوت پر مہر لگا کر بند کر دینے والے۔ یہی معنیٰ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمِ گرامی ''آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ'' اور اس مفہوم کی تمام احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔ ختمِ نُبُوَّت کے منکر ''خَاتَمُ النَّبِیّٖن'' کے معنیٰ میں طرح طرح کی بے بنیاد، جھوٹی اور دھوکا پر مبنی تاوِیلاتِ فاسدہ کرتے ہیں جو کہ قراٰن،

احادیث، اجماعِ صحابہ اور مفسرین، محدثین، محققین، متکلمین اور ساری اُمّتِ محمّدیّہ کے خلاف ہیں۔ تفاسیر اور اقوالِ مفسرین کی روشنی میں خاتمُ النبیین کا معنٰی آخری نبی ہی ہے، مُفسّرِ قراٰن ابو جعفر محمد بن جریر طبری (وفات:310ھ)، ابو الحسن علی بن محمد بغدادی ماوردی (وفات:450ھ)، ابو الحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری شافعی (وفات:468ھ)، ابو المظفر منصور بن محمد المروزی سمعانی شافعی (وفات:489ھ)، محیُّ السُّنّۃ، ابو محمد حسین بن مسعود بغوی (وفات: 510ھ)، ابو محمد عبدُ الحق بن غالب اندلسی محاربی (وفات: 542ھ)، سلطانُ العلماء ابو محمد عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام سلمی دمشقی (وفات:660ھ)، ناصرُ الدّین ابو سعید عبدُ اللہ بن عمر شیر ازی بیضاوی (وفات: 685ھ)، ابو البرکات عبدُ اللہ بن احمد نسفی (وفات: 710ھ)، ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد الکلبی غرناطی (وفات: 741ھ)، ابو عبدُ اللہ محمد بن محمد بن عرفہ ورغمی مالکی (وفات:803ھ)، جلالُ الدّین محمد بن احمد محلی (وفات:864ھ) اور ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفٰی (وفات:982ھ) رحمۃُ اللہِ علیہم اَجْمعین سمیت جمہور مفسرینِ قراٰن نے ”خَاتَمُ النَّبِیّین“ کے معنٰی و مفہوم یہی بیان فرمائے کہ ہمارے پیارے آقا محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کریم کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی، کوئی رسول نہ آیا ہے، نہ آسکتا ہے اور نہ آئے گا۔

---

(1) الشفاء، 1/231، شمائل ترمذی، ص214، حدیث:361

(2) طبقات ابن سعد، 1/84، شمائل ترمذی، ص214، حدیث:361

(3) مسلم، ص958، حدیث:6105

(4) ترمذی، 4/93، حدیث:2226

(5) دارمی، 1/40، حدیث:49

(6) ابنِ ماجہ، 4/414، حدیث:4077

(7) مسلم، ص210، حدیث:1167

(8) سبل الھدیٰ والرشاد، 1/519

(9) الاستیعاب، 1/150

اللہ کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

راشد نور عطّاری مدنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ پاک کا آخری نبی ماننا اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی طرح کا کوئی نیا نبی ورسول نہ آیا ہے اور نہ ہی آسکتا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السّلام بھی قیامت کے نزدیک جب تشریف لائیں گے تو سابق وصفِ نبوت ورسالت سے متصف ہونے کے باوجود ہمارے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نائب واُمّتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور اپنی شریعت کے بجائے دینِ محمدی کی تبلیغ کریں گے۔ (خصائص کبریٰ،2/329)

اِس عقیدۂ ختمِ نبوت کو قراٰنِ پاک میں یوں بیان فرمایا گیا ہے: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠(۴۰)﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ (پ22،الاحزاب:40)

خود تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی مبارک زبان سے اپنے آخری نبی ہونے کو بیان کیا ہے:

ختمِ رسالت کے آٹھ حروف کی نسبت سے

8 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

1 فَاِنِّی آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِی آخِرُ الْمَسَاجِدِ بے شک میں سب نبیوں میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے (جسے کسی نبی نے خود تعمیر کیا ہے)۔ (مسلم، ص553، حدیث:3376)

2 مجھے انبیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی: (۱) مجھے جامع کلمات دیئے گئے (۲) رُعب طاری کرکے میری مدد کی گئی (۳) میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کردیا گیا (۴) میرے لئے ساری زمین پاک اور نماز کی جگہ بنادی گئی (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا (۶) مجھ پر نبوت ختم کردی گئی۔

(مسلم، ص210، حدیث:1167)

3 اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِی وَلَا نَبِیَّ بے شک رِسالت اور نبوت منقطع ہوچکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ (ترمذی، 4/121، حدیث:2279)

4 اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری اُمّت ہو۔ (ابنِ ماجہ، 4/414، حدیث:4077)

5 اَنَا مُحَمَّدٌ، النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ، اَنَا مُحَمَّدٌ، النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ، ثَلَاثًا، وَلَا نَبِیَّ بَعْدِی، میں محمد ہوں، اُمّی نبی ہوں تین مرتبہ ارشاد فرمایا،، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسند احمد، 2/665، حدیث:7000)

6 بنی اسرائیل کا نظامِ حکومت اُن کے اَنبیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام چلاتے

تھے جب بھی ایک نبی جاتا تو اس کے بعد دوسرا نبی آتا تھا اور میرے بعد تم میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، 8/615، حدیث:152)

7 ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِی اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ۔ قِيلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرَى لَه یعنی نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں۔ عرض کی گئی: بشارتیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: اچھا خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

(معجم کبیر، 3/179، حدیث:3051)

8 اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ یعنی میں خَاتَمُ النَّبِيِّين ہوں اور یہ بطورِ فخر نہیں کہتا۔

(معجم اوسط، 1/63، حدیث:170، تاریخ کبیر للبخاری، 4/236، حدیث:5731)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (محرم الحرام 1441ھ)، صفحہ 10

خَاتَمُ النَّبِیّٖن محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاشف شہزاد عطّاری مَدَنی*

دینِ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ پاک نے نبوّت و رسالت کا سلسلہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن، جنابِ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ختم فرما دیا ہے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی، کوئی رسول نہ آیا ہے، نہ آسکتا ہے اور نہ آئے گا۔ اس عقیدے سے انکار کرنے والا یا اس میں ذرہ برابر بھی شک اور تَرَدُّد کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارِج ہے۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے پہلے ہی ارشاد فرما دیا تھا: ”عنقریب میری اُمّت میں تیس (30) کَذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) ہوں گے، ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“ (ابوداؤد، 4/132، حدیث: 4252)

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری نبی ہونا قراٰنِ مجید کی صریح آیات اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت نیز تمام صحابۂ کرام، تابعینِ عظام، تبع تابعین اور تمام اُمّتِ محمدیہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ آیئے اس حوالے سے احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

”ختمِ نبوت“ کے 7 حروف کی نسبت سے

سات 7 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

1 بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو گئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی۔ (ترمذی،4/121،حدیث:2279)

2 اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمّت نہیں۔

(معجم کبیر،8/115،حدیث:7535)

3 میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک حسین و جمیل عمارت بنائی مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس (عمارت) کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ میں (قصرِ نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خَاتَمُ النَّبِیِّین ہوں۔ (مسلم، ص965،حدیث:5961)

4 بے شک میں اللہ تعالیٰ کے حضور لَوحِ محفوظ میں خَاتَمُ النَّبِیِّین (لکھا ہوا) تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ابھی اپنی مٹی میں گُندھے ہوئے تھے۔

(کنزالعمال، جزء:6،11/188،حدیث:31957)

5 میرے متعدد نام ہیں، میں مُحَمَّد ہوں، میں اَحْمَد ہوں، میں مَاحِیْ ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کُفر مٹاتا ہے، میں حَاشِر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہو گا، میں عَاقِب ہوں اور عَاقِب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی،4/382،حدیث:2849)

6 میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں، (یعنی) اچھا خواب کہ بندہ خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔ (مسندِ احمد،9/450،حدیث:25031 ملتقطاً)

7 (اے علی!) تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو حضرت ہارون (علیہ السلام) کو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسلم، ص1006، حدیث:6217)

ضروری وضاحت قیامت سے پہلے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیٰ نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا دنیا میں دوبارہ تشریف لانا ختمِ نبوت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نائب کے طور پر تشریف لائیں گے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شریعت کے مطابق احکام جاری فرمائیں گے۔ امام جلالُ الدّین سُیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام جب نازل ہوں گے تو رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نائب کے طور پر آپ کی شریعت کے مطابق حکم فرمائیں گے نیز آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع کرنے والوں اور آپ کی امّت میں سے ہوں گے۔ (خصائص کبریٰ، 2/329)

نہیں ہے اور نہ ہوگا بعد آقا کے نبی کوئی
وہ ہیں شاہِ رُسُل، ختمِ نبوت اس کو کہتے ہیں
لگا کر پُشت پر مُہرِ نبوت حق تعالیٰ نے
انہیں آخر میں بھیجا، خاتمیت اس کو کہتے ہیں

(قبالۂ بخشش، ص115)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ (ذوالحجۃ الحرام 1439ھ)، صفحہ 8

ختمِ نبوت احادیث کی روشنی میں

محمد عبد الرؤف خاور عطّاری*

اللہ پاک سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ماننا، اللہ پاک کو اَحَدٌ، صَمَدٌ، لَاشَرِیْکَ لَہٗ جاننا فرضِ اوّل اور مَناطِ ایمان ہے یونہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خَاتَمُ النَّبِیّٖن ماننا، ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کو یقیناً محال و باطل جاننا فرضِ اوّل و جزِ ایقان ہے۔

اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ (پ22، الاحزاب: 40)

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتِمُ

الْاَنْبِیَاءِ یعنی اوّلین و آخرین حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: یَامُحَمَّد! آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

(بخاری، 3/260، حدیث:4712)

کنز العمال میں ہے: اِنِّی عِنْدَ اللہِ فِی اُمِّ الْکِتَابِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِی طِیْنَتِہٖ یعنی بالیقین میں اللہ پاک کے حضور لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا جبکہ آدم اپنی مٹی میں تھے۔ (کنز العمال، جز11، 6/203، حدیث:32111)

صحیح مسلم شریف میں حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام پر چھ وجہ سے فضیلت دی گئی ہے: 1 مجھے جامع کلمات عطا ہوئے 2 مخالفوں کے دل میں رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی 3 میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں 4 میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی 5 مجھے (اگلی پچھلی) تمام مخلوق کے لئے رسول بنایا گیا اور 6 مجھ پر انبیاء کی آمد کا سلسلہ اختتام کو پہنچا۔ (مسلم، ص210، حدیث:1167)

حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بَیْنَ کَتِفَی آدَمَ مَکْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن یعنی آدم علیہ السّلام کے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔ (خصائص کبری، 1/14)

نہیں ہے اور نہ ہو گا بعد آقا کے نبی کوئی
وہ ہیں شاہِ رسل ختمِ نبوت اس کو کہتے ہیں
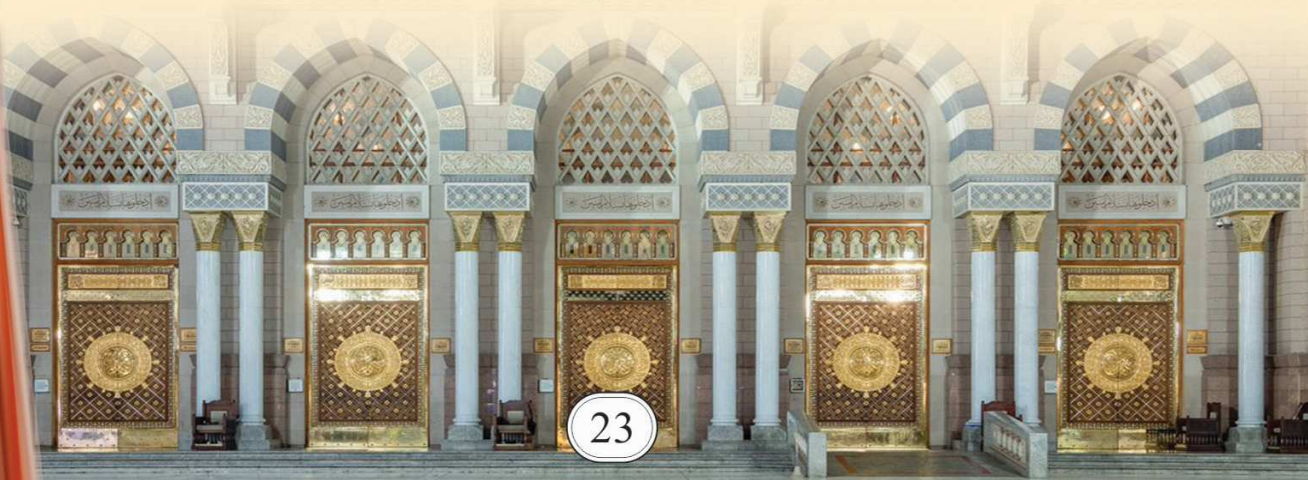
عقیدۂ ختمِ نبوت اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا کردار

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دنیا میں تمام انبیا و مُرسلین کے بعد سب سے آخر میں بھیجا اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے یا حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت ملنا ناممکن ہے، یہ دینِ اسلام کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ جس کا انکار کرنے والا یا اس میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ کرنے والا کافر و مرتد ہو کر دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے سابقہ شماروں [1] میں قراٰن و حدیث اور تفاسیر کی روشنی میں اس عقیدے کو بڑے عمدہ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

اس مضمون میں ختمِ نبوت پر صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے اعمال و اقوال بیان کئے جائیں

گے جن کے پڑھنے سے اِنْ شآءَ اللہ عقیدۂ ختمِ نبوت کو مزید تقویت و پختگی ملے گی کہ عقیدۂ ختمِ نبوت صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، علمائے کاملین اور تمام مسلمانوں کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے۔

صحابیِ رسول حضرت فیروز دیلمی کا عقیدۂ ختمِ نبوت کے لئے جذبہ:

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں اسود عنسی نامی شخص نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا، سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے شر وفساد سے لوگوں کو بچانے کے لئے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ اسے نیست و نابود کردو۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہُ عنہ نے اُس کے محل میں داخل ہو کر اُسے قتل کردیا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے مدینۂ منورہ میں مرضِ وصال کی حالت میں صحابۂ کرام کو یہ خبر دی کہ آج اسود عنسی مارا گیا اور اسے اس کے اہلِ بیت میں سے ایک مبارک مرد فیروز نے قتل کیا ہے، پھر فرمایا: فَازَ فَیْرُوز یعنی فیروز کامیاب ہوگیا۔ (2)

حضرت ابو بکر صدیق اور جماعتِ صحابہ کا عقیدہ:

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مُسَیلمہ کذّاب اور اس کے ماننے والوں سے جنگ کے لئے صحابیِ رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہُ عنہ کی سربراہی میں 24 ہزار کا لشکر بھیجا جس نے مُسَیلمہ کذّاب کے 40 ہزار کے لشکر سے جنگ کی، تاریخ میں اسے "جنگِ یمامہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس جنگ میں 1200 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا جن میں 700 حافظ و قاریِ قراٰن صحابہ بھی شامل تھے جبکہ مُسَیلمہ کذّاب سمیت اس کے لشکر کے 20 ہزار لوگ ہلاک ہوئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب فرمائی۔ (3)

مفکرِ اسلام حضرت علّامہ شاہ تراب الحق قادری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دس سالہ مدنی دور میں غزوات اور سرایا ملا کر کُل 74 جنگیں ہوئیں جن میں کُل 259 صحابہ شہید ہوئے جبکہ مُسَیلمہ کذّاب کے خلاف جو "جنگِ یمامہ" لڑی گئی وہ اس قدر خونریز تھی کہ صرف اس ایک جنگ میں 1200 صحابہ شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ صحابہ بھی شامل ہیں۔[4]

ختمِ نبوت کے معاملے میں جنگِ یمامہ میں 24 ہزار صحابۂ کرام نے شریک ہو کر اور 1200 صحابۂ کرام نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اپنا عقیدہ واضح کر دیا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی و رسول ہیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو اس سے اعلانِ جنگ کیا جائے گا۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم کا عقیدہ:

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد روتے ہوئے عرض کیا:

یارسولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام میں سب سے آخر میں بھیجا ہے اور آپ کا ذکر ان سب سے پہلے فرمایا ہے۔[5]

حضرت عثمانِ غنی کا عقیدہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے جو نبوت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب کی تشہیر کرتے اور اس کے بارے میں لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت سیّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہُ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے جواب میں لکھا کہ

ان کے سامنے دینِ حق اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ کی گواہی پیش کرو۔ جو اسے قبول کرلے اور مُسَیلمہ کذّاب سے بَراءَت و علیحدگی اختیار کرے اسے قتل نہ کرنا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب کو نہ چھوڑے اسے قتل کردینا۔ ان میں سے کئی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا تو انہیں چھوڑ دیا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب پر رہے تو ان کو قتل کردیا۔ (6)

حضرت علیُّ المرتضیٰ کا عقیدہ:

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیّٖن یعنی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخری نبی ہیں۔ (7)

صحابیِ رسول حضرت ثُمامہ کا عقیدہ:

حضرت سیّدُنا ثُمامہ بن اُثال رضی اللہُ عنہ نبوّت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب سے اس قدر نفرت کیا کرتے تھے کہ جب کوئی آپ رضی اللہُ عنہ کے سامنے اس کا نام لیتا تو جوشِ ایمانی سے آپ رضی اللہُ عنہ کے جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے۔ آپ نے ایک مرتبہ مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ تاریخی جملے ادا کئے: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نہ تو کوئی اور نبی ہے نہ ان کے بعد کوئی نبی ہے، جس طرح اللہ پاک کی اُلوہیّت میں کوئی شریک نہیں ہے اسی طرح محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوّت میں کوئی شریک نہیں ہے۔ (8)

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کا عقیدہ:

بخاری شریف میں ہے: حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما سے پوچھا: آپ نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: ان کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔ اگر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نبی کا ہونا مقدر ہوتا تو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے زندہ رہتے، مگر حُضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (9)

صحابیِ رسول حضرت انس کا عقیدہ:

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: (رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم اتنے بڑے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے (جھولے) کو بھر دیتا، اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے مگر ان کا زندہ رہنا ممکن نہیں تھا کیونکہ تمہارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخرُ الانبیاء ہیں۔ (10)

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود کا عقیدہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے لوگوں کو عمدہ اور احسن طریقے سے دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی تو لوگوں نے آپ رضی اللہُ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رضی اللہُ عنہ ہمیں عمدہ دُرودِ پاک سکھا دیجئے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح دُرودِ پاک پڑھو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيّٖنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ... یعنی اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور آخری نبی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازِل فرما جو تیرے بندے اور رسول ہیں...۔ (11)

یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے بذاتِ خود خَاتَمُ النَّبِيّٖن کے الفاظ کے ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرودِ پاک پڑھا اور دوسروں کو بھی اس طرح دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی۔

حضرت اُمِّ اَیْمَن کا عقیدہ:

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظاہری وصال فرمانے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: آیئے حضرت اُمِّ اَیْمَن رضی اللہُ عنہا سے ملاقات کے لئے چلتے ہیں جیسا کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ جب دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: آپ کیوں روتی ہیں؟ حضرت اُمِّ اَیْمَن رضی اللہُ عنہا نے کہا: اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ (نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کی وجہ سے) آسمان سے وحی آنے کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما بھی رونے لگے۔ [12]

اللہ کریم ہمیں عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کرنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) محرمُ الحرام، ربیع الاول، ذوالحجۃ الحرام 1439ھ، جُمادَی الاُخریٰ 1440ھ، محرمُ الحرام 1441ھ اور 1442ھ
(2) خصائص الکبریٰ، 1/467، مدارج النبوۃ مترجم، 2/481 ملخصًا
(3) الکامل فی التاریخ، 2/218 تا 224، سیرتِ سید الانبیاء مترجم، ص608، 609، مراٰۃ المناجیح، 3/283
(4) ختمِ نبوت، ص83
(5) الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1/45
(6) سننِ کبریٰ للبیہقی، 8/350، رقم: 16852
(7) ترمذی، 5/364، حدیث: 3658
(8) ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب، 1/261
(9) بخاری، 4/153، حدیث: 6194
(10) زرقانی علی المواھب، 4/355
(11) ابن ماجہ، 1/489، حدیث: 906
(12) مسلم، ص1024، حدیث: 6318، مراٰۃ المناجیح، 8/301

مرزائی، احمدی اور قادیانی

سوال: مرزائی، احمدی اور قادیانی ان تینوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: مرزائی، احمدی اور قادیانی یہ تینوں ایک ہی گروپ کے نام ہیں۔ اس گروپ کے بانی کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا، جو لوگ مَعَاذَ الله اس کو نبی مانتے ہیں وہ اس کے نام "غلام احمد" کی نسبت سے احمدی، اُس کی ذات "مرزا" کی نسبت سے مِرزائی اور اس کے شہر "قادیان" کی نسبت سے قادیانی کہلاتے ہیں، تو اس کے ماننے والے مرزائی، احمدی اور قادیانی ان تین ناموں سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو ماننے کی وجہ سے مسلمان نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نبوت ختم ہو گئی ہے اور اس بات کا اعلان خود سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہری میں فرما دیا تھا جیسا کہ تِرمذی شریف کی حدیثِ پاک میں

ہے: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی یعنی میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
(ترمذی، 4/93، حدیث: 2226)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی ماننا "ضروریاتِ دین" سے ہے اور اس بات پر ایمان لانا شرط ہے کہ آپ علیہ الصَّلوٰۃ والسَّلام کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اگر کوئی شخص ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی کو نیا نبی مانے یا کسی کیلئے نبوت کا ملنا ممکن جانے کہ کسی کو نبوت مل سکتی ہے تو وہ دائرۂ اسلام سے نکل کر کافر ہو جائے گا اور اُسے کافر و مرتد سمجھنا ضروری ہے۔

اِسی طرح اگر کوئی ہمارے پیارے نبی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی تو مانتا ہو لیکن کسی دوسرے جھوٹے نبی کا کلمہ پڑھتا ہو یا کسی اور جھوٹے نبی کو سچا مانتا ہو تو ایسا شخص بھی اسلام سے خارج ہے اور اس کا پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخِری نبی ماننا اسے کوئی کام نہیں دے گا بلکہ اُس شخص کو بھی کافر و مرتد جاننا لازِم و ضروری ہے۔

تو جو غلام احمد قادیانی کی نُبُوّت کو مانتے ہیں وہ اسلام سے بالکل خارج ہیں، اسلام سے ان کا کوئی واسِطہ نہیں ہے اور یہ بالکل مرتد ہیں۔ جو بھی قادیانی مذہب پر مرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا، ان کی سزا بُت پَرست مشرکوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو گنہگار جہنَّم میں داخِل ہوں گے اور آخرکار انہیں نکال کر جب داخِلِ جنّت کیا جائے گا۔ اِس کے بعد رہ جانے والے کفّار کی سزا بیان کرتے ہوئے صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کفّار کے لئے یہ (عذاب) ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق (Box) میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل (Lock) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قُفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ

کا قُفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافِر یہ سمجھے گا کہ اس کے سِوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لئے عذاب ہے۔ جب سب جنّتی جنّت میں داخل ہولیں گے اور جہنّم میں صِرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنّت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے (Ram) کی طرح لاکر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی (آواز دینے والا) جنّت والوں کو پُکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پُکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رِہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اِسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا: اے اہلِ جنّت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت اُن (جنّت والوں) کے لئے خوشی پر خوشی ہے اور اِن (جہنّم والوں) کے لئے غم بالائے غم۔ (بہارِ شریعت، 1/170، 171)

جو بھی ختمِ نُبوّت کا اِنکار کرتے ہیں میں ان کو یہ ہمدردانہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنے حال پر رحم کریں، اپنی جان پر ظلم نہ کریں اور نبیِ آخرُ الزّماں، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سچے دل سے ایمان لے آئیں اور جس نے نُبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا اُسے مرتد سمجھیں اور جو اُس کو نبی مانتے ہیں اُنہیں بھی مرتد سمجھیں اور اِسلام کے دامن میں آجائیں۔

اسی طرح میں دیگر غیر مسلموں (Non-Muslims) کو بھی اِسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام پُر اَمن (Peaceful) مذہب ہے آپ اسے قبول کرلیں اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں سکون و اطمینان داخل ہو گا، دنیا میں، قبر میں اور قیامت میں راحت ملے گی اور اِنْ شَآءَ الله جنّت کی نہ ختم ہونے والی نعمتیں بھی دی جائیں گی۔

وَاللهُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (ربیع الاول 1439ھ)، صفحہ 9، 10، مضمون: مدنی مذاکرے کے سوال جواب

گوہ کی گواہی

شاہ زیب عطّاری مدنی

ایک دن حُضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اَعرابی کا اس بابَرَکت محفل کے پاس سے گزر ہوا۔ یہ اَعرابی جنگل سے ایک گوہ پکڑ کر لا رہا تھا۔ اَعرابی نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ پاک کے نبی ہیں۔ اَعرابی یہ سن کر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں اُس وقت آپ پر ایمان لاؤں گا جب یہ گوہ آپ کی نُبُوَّت پر ایمان لائے، یہ کہہ کر اس نے گوہ کو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے ڈال دیا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گوہ کو پکارا تو اس نے اتنی بلند آواز سے لَبَّیْکَ کہا کہ تمام حاضرین نے سن لیا۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے پوچھا: اے گوہ! یہ بتا کہ میں کون ہوں؟ گوہ نے بُلند آواز سے کہا: آپ ربُّ العٰلمین کے رسول ہیں اور خاتَمُ النَّبِیّین ہیں، جس نے آپ کو سچا مانا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ ناکام ہو گیا۔ یہ دیکھ کر وہ اَعرابی فوراً ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

(زرقانی علی المواھب، 6/554)

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ

1 ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں

2 آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

3 حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ختم نبوت پر جانور بھی ایمان رکھتے ہیں۔

4 جو مسلمان ہے حقیقت میں وہی کامیاب ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

صحابہ: صحابی کی جمع، یعنی وہ شخص جس نے ایمان کی حالت میں اپنے ہوش کے ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی یا صحبت پائی اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا۔

اَعرابی: عرب کے گاؤں کا رہنے والا۔ بابرکت: برکت والی۔

گوہ: ایک جانور جس کی شکل چھپکلی جیسی لیکن جسم اس سے کافی بڑا ہوتا ہے۔

نُبُوَّت: نبی ہونا۔ لَبَّیْکَ: میں حاضر ہوں۔

ربُّ العالمین: تمام جہانوں کا پالنے والا۔ خاتَم النبِیّین: آخِری نبی۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (جمادی الاخریٰ 1440ھ)، صفحہ 16